Registered

S. No. 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴۷) ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہے۔ ۲۲ نومبر ۱۹۱۷ء جلد (۳۵)

گلدستۂ اخبار

اخبار بندے ماترم کے پرنٹر کی اپیل کلکتہ ہائی کورٹ نے نامنظور کی اور سزا بحال رہی۔ **مسٹر جسٹس** اسوتوش مکوجی جج ہائی کورٹ کلکتہ اور وائیس چانسلر کلکتہ یونیورسٹی سخت علیل تھے مگراب حالت روبصحت ہے۔ **فیکٹری کمیشن** نے احمد آباد میں اپنا اجلاس شروع کیا صاحب کلکٹر نے اپنی شہادت میں کہا کہ ۱۲ گھنٹہ کام کرنا مزدوروں کی صحت کے حق میں مضر نہیں ہے۔ **افسوس** ہے کہ لیڈی فیروز شاہ مہتہ سر فیروز شاہ مہتہ کی زوجہ نے انتقال کیا۔ **ڈاکٹر رور فورڈ** ممبر پارلیمنٹ کانگرس میں شریک ہونے کے لئے ہندوستان آتے ہیں ۲۹ نومبر کو بمبئی پہنچیں گے۔ **وائسرائیگل** لیجس لیٹو کونسل کا پہلا اجلاس کلکتہ میں ۳ جنوری کو ہوگا۔ ریلوے کمیشن ہندوستان میں تحقیقات کے لئے نہیں آئے گی **پھلیرا رانچی** ریلوے لائین ۱۰ ماہ حال سے جاری ہوگی۔ **مسٹر دادابھائی** نوروجی جس وقت بمبئی میں جہاز سے اُترے تو حالت بہت نازک تھی۔ مگراب رو بصحت ہیں۔ ان کے تمام دوستوں اور مداحوں سے درخواست کی گئی ہے کہ ابھی کچھ عرصہ تک ملاقات سے ان کو پریشان نکریں۔ **ضلع کوہاٹ** کے بندہ بادشاہ میں سرحدی ڈاکوؤں نے ایک ہندو کے مکان پر حملہ کیا اور ۲ ہزار کا مال لوٹ کر تین آدمی پکڑ کر لے گئے۔ **قحط ریلیف** کے لئے گورنمنٹ نے کئی ایک دیسی ریاستوں کو قرضہ دیا ہے۔ **جنوبی ہند** میں شدت بارش کی وجہ سے نیلگری ریلوے لائین کئی جگہ سے بہ گئی ہے **کابل سے** ایک پختہ سڑک براہ غزنی قندہار تک بن رہی ہے۔ اور اس کا پہلا حصہ قلات غلزئی کے علاقہ تک کمل ہوگیا ہے قندہار تک تیار ہوجانے کے بعد سڑک مذکور ہرات تک بنائی جائیگی۔ علاوہ معمولی مزدوروں کے ایک رجمنٹ سفر مینا بھی تعمیر سڑک کے کام پر مامور ہے۔ بعض پرائیویٹ باغات اس سڑک کی راہ میں آگئے ہیں جن کے مالک معاوضہ کے لئے امیر صاحب سے اپیل کرنے والے ہیں۔ **شہر کابل** کی کوتوالی میں سردار نصر اللہ خان نے ایک اعلان چسپاں کیا تھا کہ لوگ عید کی نماز جبل السراج کی جدید مسجد میں جو امیر صاحب نے تعمیر کی ہے پڑھیں **شہنشاہ ایران** ۱۳ ماہ حال کو پارلیمنٹ میں رونق افروز ہوئے اور قومی گورنمنٹ قایم رکھنے کا ازسر نو حلف اٹھایا۔ **فیکٹری** کمیشن نے ۸ سے ۱۴ نومبر تک احمد آباد میں اجلاس کیا ۱۵ کو بھڑوچ میں ۱۶ سے ۱۹ دسمبر تک بمبئی میں رہیگی۔ ۲۰ سے ۲۳ تک جلگاؤں۔ ۴ سے ۷ جنوری تک آگرہ۔ ۸ سے ۱۴ تک کانپور ۱۵ سے ۱۸ تک الہ آباد ۱۹ جنوری سے ۱۰ فروری تک کلکتہ۔ ۱۱ سے ۱۴ تک ڈھاکہ ۱۶ سے ۲۸ تک رنگون و مولمین۔ ۳ سے ۱۰ مارچ تک مدراس۔ ۱۱ سے ۱۲ تک سوالاپور۔ ۱۳ سے ۱۷ تک امراوتی ۱۸ سے ۱۹ تک وردہار۔ ۱ سے ۲۹ تک ناگپور۔ ۳۰ مارچ سے ۴ اپریل تک دہلی۔ ۵ سے ۸ تک امرتسر ۹ سے ۱۴ تک لاہور۔ **لاہور اور چھاؤنی** لاہور کے مابین ٹیلیفون کے ذریعہ بات چیت کرنے کے لئے ایک دفتر چھاؤنی کے تارگھر تک بنایا گیا ہے۔ تین منٹ کی گفتگو کی فیس دو آنے ہے۔ **گورنمنٹ ہند** کے سکرٹریٹ کی کلرکی کے مقابلے کا امتحان ۴ جنوری کو الہ آباد میں ہوگا۔ **مہاراجہ** صاحب بڑودہ نے بڑودہ کی جامع مسجد کی مرمت کے لئے ۲ ہزار روپیہ عطا کیا۔ **شہنشاہ جاپان**

ایڈیٹوریل نوٹس

جزائر فلپائن میں امریکن میتھوڈسٹ مشن کی کامیابی

شکاگو واقعہ امریکہ کے شہر کے اخبار "نارتھ ویسٹرن کرسچن ایڈووکیٹ" میں جزائر فلپائن میں امریکن میتھوڈسٹ مشن کی ترقی اور کامیابی کا بڑا عجیب اور قابل اطمینان ذکر کرتے ہیں نقشہ جات ممبران سے ظاہر ہوتا ہے کہ گذشتہ سال میں ۵۰۰۰ آدمیوں کا اضافہ ہوا اور امسال ان کی موجودہ تعداد ۴۰۰۰۰ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جزائر فلپائن میں تمام دیگر رومی ممالک کی بہ نسبت زیادہ میتھوڈسٹ ہیں یعنی جاپان کی بہ نسبت قریباً دوگنا۔ اور چین کی بہ نسبت ۱½ گن زیادہ۔ اور خوبی یہہ ہے کہ اس تعداد میں سے زیادہ لوگ فلپائن مناددن ہی کے ذریعے مشرف بہ مسیحیت ہوئے یہہ لوگ نہایت سنجیدہ اور روحانی طور پر روشن ضمیر ہیں۔ ان لوگوں کو شراب خوری۔ مرغبازی۔ قماربازی اور مجرور ہنے کی ممانعت ہے۔ یہہ لوگ سننے کے بڑے مشتاق اور عمل کرنے میں بڑے مستعد ہیں علاوہ بریں وہ روپیہ پیسہ سے کلیسیا کی امداد کرتے ہیں۔ امریکن سینٹ کو انکی طرف سے بڑی بے اعتنائی ہے۔ یہہ لوگ ہر جگہ تھوڑی سی مدد پاکر اپنے اپنے چیپل بنواتے ہیں۔ اور اپنے اپنے پاسٹروں کی قریباً نصف تنخواہ خود اپنی گرہ سے دیتے ہیں۔ اور ادنی درجہ کے مناد اپنی معاش خود پیدا کرتے اور ہر ہفتہ خدمت کیا کرتے ہیں۔ چھ برسوں میں انہوں نے سلف سپورٹ ہونے میں ایسی ترقی کی ہے کہ دنیا میں پروٹسٹنٹ یورپ سے علیحدہ کسی غیر ممالک کی مشن نے نہیں کی۔

اُن کے اندر سنجیدہ اندرونی زندگی کے بہت سے نشانات صاف صاف ظاہر ہیں۔ یہہ لوگ انجیل پھیلانے میں بڑے سرگرم ہیں۔ پے درپے خبریں آتی ہیں کہ فلانی جگہ نیا کام شروع ہوا۔ اس قدر لوگ مسیحی ہوگئے اور فلاں فلاں مقامات میں نئے گرجے تعمیر ہوگئے یہہ کام ایسی عجلت اور سرگرمی اور تن دہی سے کئے جاتے ہیں کہ مشنریوں کو صرف اُسی وقت اُنکا پتہ لگتا ہے جب کہ کام کے انجام کی خبر آجاتی ہے۔ بعض مقامات میں رومی حکام منادی بند کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر سب رائیگان جاتی ہیں۔

نیویارک میں مچھلیوں کا ہسپتال

نیویارک واقعہ امریکہ میں ایک بڑا طول طویل تالاب ہے جس میں دنیا کے قریباً ہر ایک ملک کی ہر قسم کی مچھلیاں رکھی ہوئی ہیں۔ اور ان بیشمار مچھلیوں کے درمیان بیماریاں اور دیگر نقصانات اکثر ہوا کرتے ہیں اس ہسپتال کے ڈاکٹر کو مچھلیوں کے امراض کے علاج معالجہ میں اکثر کامیابی ہوا کرتی ہے۔ اس ہسپتال میں مختلف وارڈ یعنی پانی کے تالاب ہیں۔ ایک تالاب میں چھوت چھات کی بیماریوں والی مچھلیاں رہتی ہیں۔ دوسری میں وہ مچھلیاں جنپر عمل جراحی کیا جاتا ہے۔ اور تیسری میں وہ مچھلیاں رکھی جاتی ہیں جو صحت میں ترقی کرتی ہیں۔ بڑی بڑی مچھلیوں کے لئے علیحدہ ہی ایک بڑا سا تالاب بنا ہوا ہے۔ اُن مچھلیوں کے لئے جو تازہ پانی میں رہتی ہیں جنکو تالاب کی دیواروں سے ٹکر لگ کے ضربیں آجاتی ہیں یا جو دوسری مچھلیوں سے ٹکرا کر مجروح ہوجاتی ہیں چند یوم کے لئے کھاری پانی میں رہنا نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ برعکس اس کے کھاری پانی میں رہنے والی مچھلیوں کے لئے جب انکو کسی نہ کسی طرح سے چوٹ لگ جاتی ہے یا وہ کوئی مرض میں مبتلا ہو جاتی ہیں انکو چند ایام تک شیرین پانی میں رہنے سے بالکل شفا مل جاتی ہے۔ جو کھاری پانی وہاں کے تالابوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ وہ براہ راست سمندر سے لایا جاتا ہے۔ اور بعض اوقات اسمیں شیرین پانی آمیز کرکے اس کی تاثیر ذرا ہلکی کردیجاتی ہے۔ اور ان پانیوں کی حرارت بھی اسی مقدار تک رکھی جاتی ہے جسقدر کہ ان پانیوں کی ہوتی ہے جن میں سے وہ مچھلیاں لائی جاتی ہیں۔ تندرست مچھلیاں اکثر بڑی سخت جنگ کرتی رہتی ہیں جس میں انکو زخم بھی لگ جاتے ہیں اور اسوجہ سے انکو اس ہسپتال میں رکھنے کی ضرورت پڑتی ہے جبہیں اُن کو صحت ہوجاتی ہے

سرجان ہیوٹ صاحب بہادر نے ۲ نومبر کو لکھنؤ سے فیض آباد جاتے ہوئے چند گھنٹہ بارہ بنکی میں قیام فرماکر اسکول کو ملاحظہ کیا۔ جہاں راجہ تصدق رسول خان صاحب بہادر سی ایس آئی و دیگر ممبران کمیٹی نے استقبال کیا۔ راجہ صاحب موصوف نے ۱۰ ہزار روپیہ کا چندہ ہز آنر کی آمد میں بطور یادگار اسکول کے لئے دیا اور حضور سے درخواست کی کہ وہ اپنے نام نامی کو اسکول کے ساتھ منسوب کریں جو ہز آنر نے منظور فرمایا اور وعدہ امداد کیا۔

سپیشل مجسٹریٹ صاحب راولپنڈی نے ہنسراج ساہنی کے کلرک منشی شورام کو شیخ عبداللہ گواہ پر دروغ حلفی کا دعوے دائر کرنے کی اجازت دیدی ہے۔

مُراسلات

مسیح کیواسطے گواہی دینا

(سلسلہ کیلئے دیکھو ۱۵ نومبر کا پرچہ)

۴- کس طرح گواہی دین+

۱- محبت کے ساتھ- اگر میں بغیر محبت کے کلام کرون تو میرا کلام پیتل کی آواز اور جھنجھناتی جھانجھ ہو یہہ اُس کی مانند ہے جیسا کہ میں ایک گلی کے کنارے پر کھڑا ہو کر ایک ٹین کو بجاؤن- اگر تم حجت کرو گے تو تم آدمیون کو ہنکا دو گے تم حجت کو جیتو گے اور اُن کی روحون کو کھو دو گے- صرف محبت آدمیون کو کھینچ سکتی ہے کیا تم نے کبھی اپنے گاؤن اپنے ملک یا ایک روح کیواسطے آنسو بہائے ہیں- تم روحون کو کتنا پیار کرتے ہو- کیا تمہارے گاؤن کے لوگ محسوس کرتے ہیں کہ تم انکو پیار کرتے ہو جنوبی ہند میں ایک مناد تین روپیہ مہینے پر رکھا گیا تھا- وہ کم لیاقتی کے سبب سے ہٹا دیا گیا غیر اقوام نے اُس کو واپس لے لینے پر سفارش کی وہ کام پر واپس آیا اور اپنی زندگی میں محبت کے ساتھ محنت کی اُس نے پانچ سو روحین مسیح کے واسطے جیتین، تم نے مسیح کیواسطے کیا کیا ہے؟ "اگر تو مجھے پیار کرتا ہے تو میری بھیڑین چرا"+

۲- سرگرمی کے ساتھ- مسیح نے کہا- "تیرے گھر کی غیرت مجھے کھا گئی" پولس کہتا ہے کہ "مین تین سال تک آنسو بہا بہا کر ہر رات و دن سکھلانے اور سرزنش کرنے سے باز نہیں رہا" چارلس فنی روح کی طاقت میں ایسی سرگرمی کے ساتھ کہتا ہے کہ "لوگ ڈر کے ساتھ کانپ گئے اور قایل ہو کر گر پڑے- بھائیو! کیا تم خود غرضی کے ساتھ بولتے ہو یا سرگرمی کے ساتھ؟ کیا لوگ تمہارے کلام سے قایل ہوئے ہیں جنوبی ہند میں ایک جاہل کسان نے یوحنا کا پہلا باب حفظ کیا اور مسیح کی گواہی دینا شروع کی اُس نے ایسی سرگرمی کے ساتھ سفارش کی کہ آٹھ سال کے عرصہ میں چار سو آدمی غیر اقوام میں سے مسیحی ہوئے تم نے مسیح کیواسطے کتنی روحین جیتی ہیں؟

۳- روح القدس کی طاقت پر توکل- ایمان کے ساتھ- دعا کے ساتھ- تم اکیلے کام نہیں کرتے ہو "دیکھو میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہون" جبکہ روح آئیگی تو گناہ کو ملزم ٹھہرائے گی- اگر خدا ہماری طرف ہے تو کون ہمارا مخالف ہوگا- جب تم اپنے ہونٹھون سے بولتے ہو تو خدا کی روح ہی آدمی کے دل میں جس سے تم کلام کرتے ہو گواہ ٹھہریگی- خدا کا کلام بے اثر نہیں پھریگا- اگر تم سست نہ ہو تو تم پورے موسم میں کاٹو گے- کھیت تو بہت ہیں لیکن مزدور تھوڑے ہیں- کھیت پک کر تیار ہیں خدا منتظر ہے- مسیح سفارش کرتا ہے- روح منتظر ہے لوگ مر رہے ہیں- روحین تباہ ہو رہی ہیں- بھائیو! کیا تم مسیح کی گواہی دے رہے ہو؟ کیا تم کوشش کرتے ہو جیسا کہ مسٹر موڈی ہر روز کسی نہ کسی آدمی سے مسیح کے بارے میں کلام کرتا تھا؟ میں کس کو بھیجوں گا اور کون ہمارے واسطے جائیگا؟ تب مین نے کہا- "میں یہان ہون مجھے بھیج"+

"تم میرے گواہ ہو"

خاکسار- جی- ایم- لودیانوی

مسٹر سید حسن عسکری سابق طالبعلم علی گڈھ کالج نے ایوان تجارت لندن کا سینیر امتحان بک کیپنگ و اکونٹس تعریف کے ساتھ پاس کیا انہون نے اکثر یورپین و ایشائی ممالک کی سیاحت کی ہے اور صرف وہی ایک ہندوستانی ہیں جنہیں اب تک انگلستان کے اکونٹینٹس کارپوریشن کے ایسوسی ایٹ منتخب ہونے کی عزت حاصل ہوئی ہے+

قبر میں کوئی خبر لینے نہ آیا بعد مرگ
زندگی تک تو بہت تھی چاہنیوالے میرے

چند روز ہوئے کہ مجھ غریب بیکس بوڑھے ناتوان واعظ کو آب و دانہ کھینچ کر حصار میں لے آیا- بیمار کی تیمارداری کی- خدا خدا کر کے آرام کی صورت نظر آئی تو ایک دن قریب شام صاحب خانہ مجھکو انگریزون کا گرجا دکھانے لے گئے- گرجا کے احاطہ ہی میں گریویارڈ (قبرستان) تھا- گرجا کی طرف تو میری چندان توجہ نہ ہوئی قبرستان کیطرف بڑھا- پرانی پرانی قبرین جن پر بڑے خوبصورت کتبے اور خوبصورت پتھر کی صلیبیں نصب تھیں دیکھیں دو تین کتبوں کے بنا ر ۱۸۵۷ء کے غدر کے تھے- جنمین سے ایک میں ایک دیسی عیسائی تحصیلدار اور اس کی بیوی اور بچے آرام کر رہے تھے- جنگجو باغیون نے مسیح کے نام پر قتل کر دیا- لکھا تھا کہ یہہ شہید یہان آرام کرتے ہیں- ہم نے صرف ولایت علی شہید ہی کا نام سنا ہوا ہے- لیکن ہم محض ناواقف ہیں کہ اُس زمانہ میں کون کون مسیحی ایمان پر جان دیگیا خدا کو یہہ علم ہے- اور اگرچہ ہم اُن سے واقف نہیں- مگر وہ سب آسمان پر شہدا کی جماعت میں خدا کے فرشتون کے ساتھ ملکر ابدی خوشی میں حمد و ثنا میں شبانہ روز مصروف ہیں- جہان نہ دکھ ہے نہ غم جہان نہ تلوار کا نام ہے نہ تیر کا- وہان خدا کے حضور میں نیکیون سے سیری ہے- وہ اپنی محنتون سے چھوٹ کر آرام مین داخل ہو گئے- انہی بزرگون اور شہدا کے خون سے سینچا ہوا کلیسیا کا ہرا بھرا باغ ہے- جسمیں آج ۲۰ لاکھ پودے ہرے بھرے سرسبز اور پھل دار پیڑ ہیں-

اس باغ کی سرسبزی خون ہی کی نہروں سے قدیم سے ہوتی آئی ہے ۔

ان کتبوں اور قبروں کو دیکھ کر طرح طرح کے خیالات دل میں آ رہے تھے۔ دنیا کی بے ثباتی آنکھوں کے آگے پھر رہی تھی۔ میرا راہنما مجھے کچھ باتیں کرتا تھا۔ مگر بغیر سنے ہاں ہوں کر چھوڑتا تھا۔ اگرچہ میرا جسم ظاہرا پھرتا نظر آتا تھا۔ مگر میں خود عالم ارواح میں پہنچا ہوا تھا۔ وہاں اُن بزرگ صورتوں اور پاک ارواح کا نظارہ کر رہا تھا جو کسی وقت میری طرح دنیا میں موجود تھے۔ مصایب دنیا اور انواع و اقسام کے تفکرات کا شکار ہوا کرتے تھے ۔

میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ وہاں سب آرام میں ہیں کسیکو بھی کسی سے رنجش اور شکایت نہیں۔ ہر ایک اپنی حالت میں خوش اور نورانی ہے۔ پھرتے پھرتے مجھے میرے راہنما نے ایک ننی سی کچی قبر دکھائی جو چھ مہینے کے بچہ کی ہوگی مجھے کہا گیا کہ یہ آپ کی نواسی مریم کی قبر ہے۔ یہ سنتے ہی ایک تیر سا کلیجہ سے نکل گیا۔ اور سینہ پر ہاتھ رکھکر بے حس و حرکت کھڑا رہ گیا۔ ہزار ضبط کیا۔ بے اختیار آنسو ٹپک پڑے۔ اسی خیال میں غرق تھا کہ پھر عالم ارواح میں جا پہنچا۔ دیکھتا کیا ہوں کہ ایک پیاری پیاری من موہنی جلالی صورت سامنے کھڑی ہے۔ مجھے دیکھتے ہی بول اٹھی ۔

ننی مریم۔ نانا جان آپ مظفر گڈھ سے یہاں مجھے دیکھنے آئے ہیں ۔

میں۔ ہاں بیٹی میں آیا تو تمہاری اماں جان کو دیکھنے۔ مگر انہوں نے مجھے کہا کہ میں تمکو بھی دیکھتا جاؤں ۔

ننی مریم۔ میں تو بڑے آرام میں ہوں ۔ یہاں نہ دانتوں کے نکلنے کی تکلیف ہے۔ نہ سردی و گرمی کا ڈر ہے۔ نہ اولوں کی ٹھنڈ سے نمونیہ ہونے کا خطرہ ہے۔ یہاں خداوند یسوع کی حضوری میں خوشیوں سے سیری ہے ۔

میں۔ پیاری مریم۔ تم جب ہمارے پاس تھیں تب تو ابھی باتیں نہیں کرتی تھیں۔ اب تو تم بہت اچھی بولتی ہو۔ تم نے چند مہینوں میں بڑی ترقی کی ۔

ننی مریم۔ نانا جان۔ یہاں زندگی کا پانی پیتی ہوں اور زندگی کی روٹی کھاتی ہوں۔ دیکھو تو میں کتنی بڑی ہو گئی ہوں۔ یہاں آب حیات کی ندی میں غسل کرتی ہوں۔ اور روح القدس کی ہوا میں دم لیتی ہوں۔ تو پھر کیوں نہ بڑھتی جاؤں۔

میں۔ عزیزم مریم۔ تمہاری اماں جان تو تمہاری یاد ایک دم نہیں بھولتی اور تمہارے غم میں گھلتی رہتی ہے تم بہت جلدی انکو چھوڑ کر آ گئیں ۔

ننی مریم۔ نانا جان۔ میں تو اُن کو چھوڑ کر نہیں آ گئی۔ انہوں نے ہی ایسے سامان کئے کہ میں جلدی دنیا کے دکھوں سے چھوٹ آئی ۔

میں۔ پیاری مریم۔ وہ کیسے ۔

ننی مریم۔ نانا جان۔ انہوں نے مجھکو یہانتک پیار کرنا شروع کیا۔ کہ باقی تمام فرائض بھول گئیں۔ نہ گھر کی فکر رکھی۔ نہ ابا جان کی خدمت کی فکر کی۔ یہان تک کہ خداوند سے زیادہ مجھکو پیار کرنے لگ گئیں۔ اگرچہ وہ جانتی تھیں۔ کہ خداوند نے انکو فرما دیا ہوا ہے کہ جو مجھ سے زیادہ بچوں کو پیار کرتا ہے۔ میرے لائق نہیں۔ چونکہ اماں جان خداوند کی برگزیدہ ہیں۔ اور خداوند کی غیرت نے منظور نہ کیا کہ اُن سے زیادہ مجھکو پیار کیا جاوے۔ تاکہ اُن کی جان ہمیشہ کیواسطے سلامت رہے اُس نے مجھکو اُن سے جدا کر دیا۔ تاکہ میری جدائی کے دکھوں سے صبر اور سلامتی حاصل کریں ۔

میں۔ بیٹی مریم۔ تمہاری باتیں بڑی عجیب اور بالکل آسمانی ہیں۔

ننی مریم۔ نانا جان یہاں ہمارے سکول میں ہمکو ایسی ہی تعلیم دیجاتی ہے۔ اور دنیا کا خیال ہمارے دماغ سے بالکل محو کر دیا جاتا ہے۔ تاکہ ہمارا عیش منغص نہ ہو۔ یہہ اتنی باتیں آپسے کرنے کی مجھے میرے استاد نے اجازت دی۔ تب میں نے زبان کھولی ورنہ ہمکو زمینیوں سے کلام کرنے کی اجازت نہیں۔ ابھی آپ کے آنے سے پہلے مجھے خبر دی گئی۔ کہ مریم تمہیں دیکھنے کیواسطے دور سے تمہارا نانا آیا ہے اُس سے مل لو۔ تاکہ وہ تمہاری اماں جان کو تسلی دے ۔

میں۔ عزیزہ۔ کیا تم اجازت نہیں لے سکتی ہو کہ ایک ذرا سی دیر کے واسطے اپنی اماں جان کو منہ دکھا آؤ۔ اُس کو تسلی ہوگی ۔

ننی مریم۔ نہیں نانا جان۔ آپ تجربہ کار بوڑھے ہیں۔ ایسی انہونی بات کرتے ہیں۔ میرے جانے میں بہت نقصان ہیں ۔

اول تو یہہ۔ کہ مجھے دیکھکر اُن کو ہرگز یقین نہ ہوگا۔ کہ میں وہی مریم ہوں۔ کیونکہ اُس وقت میرا جسم خاکی و فانی تھا۔ اب جلالی و غیر فانی ہے۔ اگر میں خود آپ کو نہ بتلاتی تو کیا آپ مجھے پہچان لیتے ؟

دویم۔ یہہ کہ چونکہ مردوں کے زندہ ہونیکا خیال دنیا کے لوگوں کو موہوم سا ہے۔ اس لئے بجائے خوشی کے وہ خوف کھا جائینگی بجائے بیٹی کے مجھکو بلا سمجھینگی ۔

سویم یہہ کہ اب تو انکا دل آسمان کی طرف لگ رہا ہے۔ اور وہ کوشش کر رہی ہیں کہ آسمان پر اپنے خداوند کے حضور مجھ کو دیکھیں۔ اور اُسکی پوری تیاری میں ہیں اگر میں جاؤں تو ممکن ہے کہ انکی پھر وہی حالت ہو جائے

چہارم یہہ کہ خاکی انسانوں کے دل ایک بات پر قایم نہیں رہتے۔ وہ مجھے نہیں چھوڑینگی۔ اور چاہینگی کہ میں انہی کے پاس رہوں۔ پھر وہی دکھ اور مصیبت اٹھاؤں۔ جس سے مجھے میرے خداوند نے رہائی دی ہے ۔

بہر صورت میلر نہ جانا اُن کے واسطے فائدہ مند ہو ہیں - پیاری مریم - تو پھر انکو تسلی کس طرح ہو؟

ننی مریم - وہ خداوند کی خدمت میں لگی رہین خدا انکو اچھی تسلی دیگا - ایسی کہ پھر وہ مجھکو بھی بھول جائینگی اور اس بات کو ہمیشہ یاد رکھین - کہ آسمانی چیزون سے دل لگاؤ نہ اُن چیزون سے جو زمینی ہیں - اور میرا یہہ پیغام اُن کو دیدین - کہ تمہاری ننی مریم بہت خوش ہے اور کہ ہم جلدی ملینگے - کسی طرح کا غم نہ کرین ؛

خیالی مریم مجھ سے باتین کرتی تھی کہ میرے راہنما نے میرے خیال کو اپنی طرف کھینچ لیا - یہہ کہکر کہ ارادہ ہے کہ اس قبر کو پختہ کرا دیں - کہ نشان قایم رہے تب مین بھی ہوش میں آیا اور معلوم ہوا کہ میں تو زمین پر قبرستان میں کھڑا ہون - میرے سب عزیز جن کے عزیز اس دنیا سے گذر گئے ہیں - وہ ننی مریم کی حقیقی باتون سے تسلی حاصل کرین - او خداوند کی یاد میں مگن رہیں ؛

راقم

واعظ

غزل

گناہون سے کسی صورت رہائی ہو نہیں سکتی
بجز خون مسیح دل کی صفائی ہو نہیں سکتی

مسیح کی ذات اقدس سے ہوئی تعلید نیکی کی
کبھی انسان سے ورنہ بھلائی ہو نہیں سکتی

مسیحا اپنے بندون کو اپنے تیغ روحانی
کرے ہتھیار دشمن سے لڑائی ہو نہیں سکتی

تیرے رتبۂ اعلےٰ کو مسیحا کس سے نسبت ہو
مقابل میں تیرے ساری خدائی ہو نہیں سکتی

تصور میں ہی شکل یار کو بس دیکھتے رہئے
یہ ایسا وصل ہے جس میں جدائی ہو نہین سکتی

نہیں چلتے ہیں جو نقش قدم پے ابن یزدانکے
در فردوس تک اُن کی رسائی ہو نہیں سکتی

فدا دل کر دیا تائب نے اپنا اپنے منجی پہ
بس اب غیرون سے اسکی آشنائی ہو نہیں سکتی

روحانی گواہ نمبر

(۳)

جب میں سیالکوٹ کنونشن میں تھا - مجھے اپنے اندر ایک قسم کی پیاس معلوم ہوتی تھی ؛

یہہ نہیں معلوم تھا کہ وہ پیاس کس طرح سے یا کس چیز سے بجھیگی ؛

ایک دن پادری جونس صاحب نے وعظ کیا - اور اس میں انہون نے کہا کہ خدا اپنی برکت آپ لوگون کو نہیں دیتا کیونکہ خدا آپ پر اعتبار نہیں کرتا - اس آواز نے میرا دل توڑ دیا اور میں وہیں جماعت میں بیٹھا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ گیا - اور گھنٹون تک روتا رہا - میں نے اس بات کی ذرہ پرواہ نہ کی کہ میرے پاس بیٹھے ہوئے لوگ کیا خیال کرینگے - کہ ایک بڈھا آدمی بچون کی طرح رو رہا ہے ؛

۱۴ اگست ۱۹۰۶ء کے روز پادری جونس صاحب نے وعظ کی اور فرمایا کہ آج ۱۴ اگست ہے شام کے ۴½ بجے خداوند اس وقت اپنی برکت دینے کو تیار ہے - جو کوئی برکت لینے چاہتا ہے - اس وقت خداوند سے وعدہ کرے یہہ بات سنکے بہت لوگ کھڑے ہوئے میں بھی ان میں سے ایک تھا جو کھڑے ہوئے - چند ایک آدمی بیٹھے رہے اور انہون نے خداوند سے وعدہ نہ کیا ؛

اُس وقت کے بعد مجھے ایسا یقین ہو گیا کہ خدا کا روح میرے اندر داخل ہو گیا ہے اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ وہی میری تبدیلی کی گھڑی تھی ؛

ایسا معلوم ہوتا رہا کہ جس طرح زمیندار کھیت کو تیار کرکے اور سب کام ختم کرکے اس میں بیج ڈال دیتا ہے ؛

مجھے ایسا نظر آنے لگ گیا کہ میرے دل کے اندر ایک تخت ہے اور خداوند مسیح اُس کے اوپر تخت نشین ہے ؛

۱۹ اگست ۱۹۰۶ء اتوار کے روز صبح کے ۸ یا ۸½ کا وقت تھا اور میں جماعت میں بیٹھا ہوا وعظون کے نوٹ لکھ رہا تھا کہ مین نے

الف - دفعتاً آسمان میں ایک روشنی دیکھی - وہ کوئی ۳ - یا ۴ فٹ لمبی ہوگی - وہ روشنی تیز چمکدار موتیوں کی سی تھی - ایسا کہ ایک موتی دوسرے کے ساتھ لگا ہوا تھا - اُس کا دستہ تلوار کے موافق تھا - بعد میں وہ دستہ صلیب کی شکل کا ہو گیا - پھر ایک روشنی کی پانچ روشنیان بن گئیں ؛

میں نے اپنی آنکھون کو مل دیا کہ میں دھوکا تو نہیں کھاتا - جب میں نے آنکھون کو صاف کرکے دیکھا تو اُس وقت کوئی روشنی نہ تھی ؛

روشنی جو مینے دیکھی وہ مجھ سے کوئی ۳۰ فٹ کے فاصلہ پر ہوگی ؛

ب - مین نے آسمان میں ایک سیاہ دھبا دیکھا - پھر وہ ایک سے زیادہ ہوتے گئے - (چونکہ بچپن سے میری حساب کی بڑی عادت ہے - جہان کہین بیٹھتا ہون ہر ایک چیز کو جو آنکھ کے سامنے آتی ہے گنتا رہتا ہون) مینے اُن دھبون کو گننا شروع کیا - مینے ایک سے لیکے ۸ تک گنے - پھر جون جون صفائی ہوتی گئی وہ بہت سے انسان کے چہرون کے سے

ہوتے گئے۔

جس طرح کہ میجک لال ٹین کی چادر پر تصویریں پہلے دہندلی ہوتی ہیں بعد میں صاف ہوتی جاتی ہیں۔ ویسا ہی مجھے نظر آیا۔

مجھے معلوم ہوا کہ وہ خدا کے فرشتے ہیں۔ اور خدا کی تعریف میں گیت گاتے ہیں۔ انکا منہ کنونشن کی طرف تھا۔ وہ کیا گاتے تھے۔ یہہ میں نہ سن سکا۔

مین نے ہال کے اوپر ایک بڑی تیز۔ سفید۔ چمکیلی روشنی دیکھی۔ مجھے بتلایا گیا۔ کہ یہہ دعا اور تعریف ہے۔ جو زمین سے آسمان پر خدا کے تخت پاس جاتی ہے۔

فرشتون کے اوپر کیا ہے مجھکو کچھ نظر نہ آتا تھا۔ مین نے ایک آواز سنی جس نے مجھ سے کہا کہ "تو فرشتون کو تعریف کرتے دیکھا ہے۔ میں انسان کی تعریف کا محتاج نہیں"۔

فرشتے جو مینے دیکھے مجھ سے کوئی چالیس فٹ کے فاصلہ پر ہونگے۔

ب۔ میں نے تین شخصون کے چہرے دیکھے اُن کے چہرون کے گرد سنہری روشنی کے چکر تھے جیسا ہم نے اکثر کاغذ پر بنی ہوئی خداوند مسیح کی تصویر کے گرد دیکھا ہے۔

وہ اشخاص مجھ سے کوئی پچاس۔ ساٹھ فٹ کے فاصلہ پر ہونگے انہون نے مجھ سے کوئی کلام نہ کیا۔

ت۔ چوتھا نظارہ جو مینے دیکھا۔ وہ ایک مٹی کا اونچا ٹیلہ تھا۔ اُسپر سبز گھاس تھی۔ اور اس کے گرد ایک لکڑی کا جنگلہ لگا ہوا تھا۔ اور اُس کے سامنے ایک بہت ہی کم چوڑی کھڈ تھی۔ اور اُس کے پار خدا کے بیشمار فرشتے کھڑے تھے۔

میں اس ٹیلہ پر کھڑا تھا۔ اور میری پوشاک سر سے پاؤن تک بہت ہی سیاہ تھی۔ فرشتون کے درمیان اور میرے درمیان مشکل سے کوئی ۶۵ فٹ کا فاصلہ ہوگا۔ میرا منہ فرشتون کی طرف تھا۔ اور کنونشن کے ہال کی طرف میری پیٹھ تھی۔ مینے اپنے داہنے طرف نیچے کی طرف سے ایک آواز سنی جسنے مجھے کہا۔ "کہ اس جماعت کو کہہ دے کہ صرف تعریف اور دعا کرے۔ پھر میں اپنی خدمت کے لئے ان مردوں اور عورتوں میں سے چن لونگا"۔

وساتھ ہی اس کے مجھکو دکھلایا گیا کہ کنونشن کے ہال میں ایک قسم کے لمبے سے نشان موم بتی کی طرح جنکا رنگ نیلا تھا۔ لٹک رہے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ نشان کیا تھے۔ تعداد میں وہ ۱۵ سے ۱۸ تک نظر آتے تھے)۔

مین نے جواب دیا کہ اے خداوند مجھے جراٴت نہیں آواز نے پھر مجھکو کہا کہ "کہدے"۔

مینے جواب دیا کہ اے خداوند میں ایک بدنام آدمی ہون کوئی میری بات کا یقین نہیں کریگا۔

اس آواز نے پھر مجھکو کہا اگر تو نہیں کہتا تو تو میرا گنہگار ہے اگر تو نہیں کہتا تو تو میرا جلال ظاہر نہیں کرتا"۔

اتنے میں جھٹ میری آنکھیں کھل گئیں اور مینے دیکھا کہ میں تو برآمدہ میں اُس کرسی پر بیٹھا ہوا ہون۔

میں نے ادھر ادھر دیکھا وہان میرا کوئی واقف نہ تھا۔ اتنے میں مینے مسٹر رحمت مسیح واعظ صاحب کو دور سے دیکھکر بلایا۔ اور انہیں کہا کہ جماعت کو خداوند کا یہہ پیغام دیدو۔

انہون نے وہ پیغام دیا اور میں پھر بے ہوشی کے عالم میں چلا گیا اور میرا سارا بدن کانپتا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ میں کب تک اس حالت میں رہا جب پادری برکت علی شرف صاحب مجھے پکڑے ہوئے گرجہ کو لیجا رہے تھے مجھ میں ہوش آئی اور پھر گرجہ میں جا کے میں دیر تک روتا رہا۔

مجھے ویسٹری لے گئے وہان پادری جونس صاحب پادری پیٹرسن صاحب اور پادری پرو کٹر صاحب میرے پاس تھے۔ اور مجھ سے پوچھتے تھے کہ تمنے کیا دیکھا ہے۔

اتنے میں مسٹر واعظ نے آکر پیٹرسن صاحب سے درخواست کی کہ بعض بہنیں مجھے دیکھنا اور معلوم کرنا چاہتی ہیں۔ کہ میں نے کیا دیکھا ہے۔

پادری پیٹرسن صاحب نے کہا کہ نہیں میں نہ جاؤن کیونکہ لوگ انسان کی طرف دیکھتے ہیں۔ پھر ہمکو خدا کی طرف دیکھنا چاہئے۔

بعدازان پرو کٹر صاحب مجھے گرجہ میں لے گئے اور ۲ دفعہ انہون نے مجھ سے کہا کہ میں جماعت کو خداوند کا پیغام سناؤن۔

میں جب سناؤن تو وہیں میرا دل اور بدن کانپنے لگ جاوے۔

اُسی روز سے میرا بدن بڑا کمزور ہو گیا۔ اور مجھ پر ایک دہشت سی چھا گئی ایسا کہ پھر میں کسی دوسری میٹنگ میں نہ جا سکا۔

الراقـــــــــم

وارث الدین۔ گوجرہ ضلع لائیل پور۔

۱۲ اکتوبر ۱۹۰۷ء

ہمارے کرم فرما مہربان جناب اڈیٹر صاحب دام اقبالہ

ہماری گذارش کمال خاکساری سے یہہ ہے کہ آپ برائے نوازش ہمارے اس مضمون کو اپنے اخبار گوہر بار کے کسی کالم میں چھپوا دیں۔

کلیسیا سنتو کھ ماجرہ آپکی عنایت کی نہایت ہی مشکور و ممنون ہوگی۔

ایک اشتعالک دلانے والی اور قابل تقلید نظیر

باپ کے لگائے ہوئے درختوں کو بیٹا سینچ رہا ہے
ناظرین نے سال رواں کے کسی پرچہ میں ہمارے ہمدرد و فکر مند ڈاکٹر کارلیٹن صاحب بہادر کسان سلوکوں اور نیکیوں کا ذکر ضرور پڑھا ہوگا جو انہوں نے کلیسیئے کو مرہ کے ساتھ کئے ہیں۔ دوبارہ اُن ساری باتوں کو دھرانے سے ناظرین کے دلمیں کچھ اور خیال پیدا ہوگا۔ پر اس لئے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی مہربانیاں اس کلیسیا پر روز افزون ہیں لہذا ہمارے دل انکی شکرگذاری سے اس قدر بھرپور ہوگئے کہ ہم سے رہا نہیں جاتا کہ اُن کے اُن نیک سلوکوں کا ذکر عوام میں نہ کریں تاکہ ہر علاقہ کے مشنری صاحبان عیسائیوں پر صرف خداوندی ہی نہ کریں بلکہ جس طرح ہماری روحانی اور جسمانی بہبودی کے لئے ڈاکٹر صاحب ہمہ تن مشغول ہیں دوسرے بزرگان دین بھی ایساہی عمل کریں تاکہ اُن کے کلام کی جو وہ خدا کے خادم ہو کر سناتے ہیں لوگوں کے دلوں پر تاثیر بھی ہووے۔ اکثر واعظین کی زبانی سننے میں آیا کہ فلاں کلیسیا کے لوگ بڑے سرکش ہیں وغیرہ کلام انپر اثر نہیں کرتا۔ ایسے ایسے کلمات اکثر کلیساؤں کے حق میں پادری صاحبان کی زبانی سننے میں آئے ہیں۔ پر کیا کسی صاحب نے کبھی اس کے اسباب بھی دریافت کئے کہ کلام کیوں نہیں اثر کرتا اور لوگ کیوں نہیں سیدھے ہوتے۔ کیا صرف یہی کافی ہے کہ پہلے کرنتیوں کا تیرھواں باب پڑھکر اُس پر اپنی علمی لیاقت کا وعظ سنا دیا جاوے جس کا تیار کیا جانا صرف مشق اور محاورے اور علمی لیاقت پر منحصر ہوتا ہے۔ جس طرح پہلوان ورزش کرکے اپنے بدن کو تیار کرلیتا اور طرح طرح کے داؤں پیچ دکھلاتا ہے پر روحانی معاملہ میں یہہ بات اس طور پر نہیں ہے۔ بلکہ کلیسیہ پاسبان اور دیگر دینی حکام سے یوں ہمکلام ہے جس طرح بنی اسرائیل نے یشوع سے جواب میں کہا کہ جو جو تونے ہمیں فرمایا ہم وہ کرینگے اور جہاں جہاں تو ہمیں بھیجیگا ہم وہاں جائینگے جس طرح ہم سب باتوں میں موسٰی کے شنوا ہوئے تیرے بھی ہونگے صرف اس پر کہ خداوند تیرا خدا جس طرح موسٰی کے ساتھ تھا تیرے ساتھ بھی رہے۔ یشوع ۱/۱۶ و ۱۷ اور پھر دیکھیں گنتی ۲۷/۱۸-۲۰ آیات تب خداوند نے موسٰی کو کہا کہ نون کے بیٹے یشوع کو لے وہ ایک شخص ہے جسمیں روح ہے۔ اُس پر اپنا ہاتھ رکھ۔ ہاتھ رکھے جانے سے پیشتر روح سے بھرا ہوا ہونا چاہئے۔ اور اپنی عزت میں سے کچھ اسپر ڈالدے تاکہ بنی اسرائیل کی ساری جماعت اُس کی فرمانبرداری کرے۔ پھر دیکھیں ۲ سلاطین ۲/۱۵ اور جب اُن انبیازادوں نے جو یریحو سے دیکھنے نکلے تھے اُسے دیکھا تو وہ بولے کہ ایلیاہ کی روح الیسع پر آتری اور وے اُس کے استقبال کو آئے اور اُس کے سامنے زمین پر جھکے۔ بس یہہ ہے وہ چیز جسکو دنیا اور کلیسیا طلب کرتی ہے۔ جیسے رومی ۸/۱۹ میں اشارہ ہے بس قطع کلام کرکے حاصل کلام کی طرف رجوع دلاوں کہ علمی اور مشقی دینداری سے کلیسیا موہی نہیں جاتی بلکہ روحانی اور عملی دینداری کی اشد ضرورت ہے جیسی یعقوب رسول کے خط کے ۲/۱۴-۱۵-۱۶-۱۷ میں لکھا ہے کہ اے میرے بھائیو اگر کوئی کہے کہ میں ایماندار ہوں اور عمل نہ کرتا ہو تو کیا فائدہ کیا ایسا ایمان اُسے بچا سکتا ہے۔ ہا نہیں بلکہ اُس کا کام جل جاویگا اور وہ ایسا بچے گا جیسے لکٹی جو آگ میں سے کھینچ کر نکالی گئی ہو) اگر کوئی بہن یا بھائی ننگا ہووے اور روز ینے کی روٹی میسر نہ ہو اور تم میں سے کوئی انہیں کہے کہ سلامت جاؤ گرم اور سیر ہو پر تم انہیں وہ چیزیں نہ دو جو بدن کو ضرور ہیں تو کیا فائدہ۔ اسی طرح ایمان بھی اگر عمل نہ ہو تو مردہ ہے۔ پس جیسا یعقوب رسول کے خط کے ۱/۲۷ میں لکھا ہے وہ دینداری جو خدا اور باپ کے آگے پاک اور بے عیب ہے سو یہی ہے کہ یتیموں اور بیواؤں کی مصیبت کیوقت انکی خبرگیری کرنی اور آپکو دنیا سے بیداغ بچا رکھنا۔ پس اے پیارے ناظرین جنمیں یہہ تمام صفات اپنے ہمدرد اور پیار کرنے والے ڈاکٹر ایم جی۔ کارلیٹن صاحب بہادر میں پائین ہیں کہ جن لوگوں کو اُن کے والد بزرگوار نے اس گاؤں میں آباد کیا تھا۔ اور جسکو مشن منیجنگ کمیٹی نے آباد کیا ڈاکٹر صاحب موصوف کے سلوک سب کے ساتھ یکساں ہیں۔ سال رواں کے شروع میں ڈاکٹر صاحب تشریف آور ہوئے اور انہوں نے ہماری کلیسیا میں کرسچن اینڈیور سوسائٹی قایم کی جس سے از حد روحانی فائدہ حاصل ہوا۔ ہر قسم کی اچھی اور عمدہ تجویزیں اور تدبیریں ہماری کاشتکاری کو ترقی دینے کے لئے ایجاد کرتے رہتے ہیں نہری افسروں سے ملنا اور پانی کا بندوبست کرنا اور اور کن کن باتوں کا ذکر کیا جاوے اور کس کس احسان کے لئے شکرگذاری ادا کیجاوے۔ حال ہی میں انہوں نے ایک کپڑوں کا صندوق ہمارے بزرگ پادری کے ایل۔ سرکار صاحب جو انکی طرح انہیں صفتوں سے پر ہیں جنکا ڈاکٹر صاحب کے حقمیں ذکر ہوا کے پاس اُن غریب لڑکوں کے لئے بھیجا جو پادری صاحب موصوف کی زیر نگرانی تعلیم و پرورش پاتے ہیں ہماری کلیسیہ کے بھی کئی لڑکے وہاں تعلیم پا رہے ہیں۔ اور اب ایک بڑی ہی بھاری مہربانی ڈاکٹر صاحب بہادر نے یہہ کی کہ ایک نہایت ہی ہوشیار اور تجربہ کار سچا اور سچی پیار کرنے والا ڈاکٹر ہمارے پاس بھیجدیا تھا جو پندرہ دن ہمارے درمیان رہا۔ جس نے نہایت ہی جانفشانی سے گاؤں کی خدمت کی ہمارے مریضوں کو چنگا کیا۔

ہمارے گرجہ میں وعظ سنایا۔ ہر ایک بھائی کے گھر جانا اور ہر ایک سے نہایت محبت اور تپاک سے ملنا اور ہر ایک قسم کے مریض کو چنگا کرنا اُسکی طبیعت کی ایک عام سجاوٹ تھی اُس نے اپنی گفتگو اور محبت سے ہمارے دلونکو مفتون اور مجنون بنا دیا۔ ہم نے ڈاکٹر موصوف میں ایک عجیب بات یہہ دیکھی کہ عمر تو انکی چھوٹی پر تجربہ ایسا کہ گرد و نواح کے غیر اقوام بھی اُن کی تجربہ کاری کے قائل ہیں چاہئے کیسا ہی خطرناک اور مہلک مرض کیوں نہ ہو فوراً ہاتھ ڈالدیتے اور خدا سے دعا مانگ کر علاج کو شروع کرتے۔ اور کتنے ہی لوگ چنگے بھی ہوئے ہمارے کہاں ایسے نصیب کہ ہمکو ایسا مذکورۃ الصدر صفات کا آدمی مل جاوے جس کی صحبت سے روحانی اور جسمانی دونوں فایدے پہنچیں۔ پر ہمکو امید قوی ہے کہ ہمارے مہربان و پیارے ڈاکٹر ایم۔ بی۔ کارلٹین صاحب بہادر ضرور ان ڈاکٹر صاحب کو جنکا بیان اوپر ہوا ہمکو عنایت کردینگے ابتک ہمارے کتنے ہی بچے اور جوان بلا امداد ڈاکٹری کے مر گئے۔ بے علاج مر گئے۔ اور اگر یہہ ڈاکٹر صاحب یہاں آجاویں تو بہت سے فائدے گانوں کو پہنچیں گے جنمیں سے ایک فائدہ خاص یہہ ہے کہ غیر اقوام کے لوگ بسبب اُن کے ڈاکٹری علاج کے خود بخود تابعدار بن جاوینگے جو ہمارے گانوں کو ہر طرح کا نقصان پہنچاتے اور ہمارے مویشی چراتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے مہربان کمیٹی جو نہایت غیرت مند اور روحانی طبیعت کے ممبروں سے بنی ہے خود اس معاملے میں ہماری مدد کریگی کہ سارا بوجھ ڈاکٹر کارلٹین صاحب بہادر پر نہ ڈالا جاوے بلکہ ڈاکٹر مذکور کی تنخواہ کا کچھ حصہ کمیٹی موصوف دیوے کچھ ڈاکٹر کارلٹین صاحب دیویں کچھ وہ باہر سے کماویں ہمنے ایسا سنا ہے کہ ڈاکٹر صاحب بہادر خود بھی ہمارے مطلوبہ ڈاکٹر کے خواہاں ہیں۔ کچھ کچھ تو انکی اپنی نیت بھی لگ رہی ہے۔ پر اگر ڈاکٹر صاحب نے ایک دفعہ مزہ چکھا کر انکو ہمسے لے لیا تو ہمکو یہہ امر نہایت ہی شاق گذریگا۔ پر امید نہیں کہ ایسا ہو۔ اب آخر میں ہم اس ڈاکٹر صاحب کا نام بھی اپنے ناظرین کو بتلائے دیتے ہیں جنکو ڈاکٹر کارلٹین صاحب موصوف نے بھیجا تھا۔ اور پھر واپس بلوا لیا ہے۔ اسم مبارک انکا ڈاکٹر امروز جے سنگھ ہے۔ ہم اپنے دونوں ڈاکٹر صاحبان کے از حد مشکور ہیں۔ ڈاکٹر کارلٹین صاحب بہادر کے اس لئے کہ انہوں نے انکو بھیجا۔ اور ڈاکٹر امروز سنگھ صاحب کے اس لئے کہ انہوں نے کمال جانفشانی سے کلیسیہ کی خدمت کی۔ اور کلیسیا مذکور اور بھی زیادہ مشکور ہوگی اگر ڈاکٹر صاحب مذکورۃ الصدر پھر ہمارے شفیق ڈاکٹر امروز سنگھ کو ہمارے پاس بھیجدیوے۔ اور وہ بھی ہمارے پاس آنا قبول کریوین۔ اگرچہ یہاں ہر طرح کی تکلیف تو ضرور ہے مثلاً جوہڑ یعنی کچے تالاب کا پانی پینے کو ملیگا۔ گوشت سبزی۔ میوے۔ اور پھل جو شہروں میں ملتے ہیں یہاں نہ ملینگے پر خداوند کی خاطر اپنے عیسائی بھائیوں کے ساتھ دکھ سہکر بھی ہمکو فائدہ پہنچاویں۔ جیسا عبرانی ۱۱/۲۵ میں مرقوم ہے کہ اُس نے خدا کے لوگوں کے ساتھ دکھ اٹھانا اُس سے زیادہ پسند کیا کہ گناہ کے سکھ کو جو چند روزہ ہے حاصل کرے ٭ فقط

از طرف پریسبیٹیرین کلیسیا موضع سنتوکھ ماجرہ ڈاکخانہ راجوندہ ضلع کرنال ٭

لاہور میں ایک ساہوکار کے ہاں جو ۳۵ ہزار کی چوری ہوئی تھی چودھری رحمت اللہ خان انسپکٹر کی کوشش سے تمام کرنسی نوٹ اور ۱۲ پونڈ ۱۲ روپیہ باوا لی باغ کے قریب جہاں زمین میں مدفون تھے برآمد کئے گئے ٭

کیفیت میلہ پھلگو

جناب اڈیٹر صاحب۔ تسلیم۔ براہ نوازش و کرم بخشی بندہ کو مشکور اور ناظرین کو ممنون فرمائیے اور اس مضمون کو درج اخبار نور افشان گوہر فشان کیجئے ٭

ضلع کرنال تھانہ پونڈری میں ایک گاؤں پھول نامی پونڈری سے چار کوس کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اور اب ایک نیا گاؤں بنام راؤن ہیڑہ پونڈری سے تین کوس ہے اور پھول اس سے ایک کوس کے فاصلہ پر واقع ہے ٭

یہہ میلہ پھلگو ہندوں کے حساب سے سوتی اماوس کے دن موضع پھول میں فراہم ہوتا ہے یہاں ایک بڑا تالاب ہے میلہ کے دن لوگ اس تالاب کو نہایت متبرک جانکر اسمیں گناہوں کی معافی کی امید پر غسل کرتے اور اپنے مردگان کی معافی اور گتی کیواسطے چاول کے آٹے اور گھاس اور ساگری کا دان دیتے ہیں جسکو پنڈ دان کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ سادھوں کو حلوا پوری مال پوئے کھلائے جاتے ہیں یہہ سادھو حد سے زیادہ موٹے ہوتے اور شاید سرکار گورنمنٹ کے خوف سے برائے نام ایک لنگوٹی رکھتے ہیں جو نہ ہونے کے برابر ہیں اب چوتھے برس میں یہہ میلہ ۷ اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ع کو واقع ہوا میلہ تو ۲۲ تاریخ ستمبر سے جمع ہونا شروع ہوگیا تھا۔ پر کارندگان شاہزادہ عمانوئیل ۱ اکتوبر کو کمربستہ ہوکر میلہ سلطان میں داخل ہوئے ٭

عوام کا اندازہ ہے کہ پانچ لاکھ کے قریب آدمی یہاں جمع ہوئے ۷ تاریخ کو خاص میلہ کا دن تھا۔ سو میلہ صحیح سلامت وداع ہوگیا ہر طرح کی بیماری و وبا سے خیریت رہی ٭

انتظام سرکار قابل تعریف تھا۔ ہر ناکہ و بازار میں



سپاہی دتھانہ دار نگاہ ہوشیاری سے سرگرم انتظام تھے۔ چوروں اور بدمعاشوں کو بالکل اپنی دست کاری دکھلانے کا موقع نصیب نہیں ہوا۔

ہمارے عزیز آریہ بھائی بھی بہت درستی نرمی اور ملائمیت سے اپنی کتھا بیان کرتے رہے۔ شکر ہے کہ انہوں نے برچھے بازی بظاہر بالکل چھوڑ دی ہے۔

بطلان کا میلا اور شاہزادہ عمانوایل کے صلیب بردار سپاہی اس انبوہ کثیر وجم غفیر میں نقطہ وار تھے۔ جنہیں سے چار کرنال سے اور گیارہ پریسبٹیریل ہوم مشن کی جانب سے تھے۔ مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نام درج اخبار کراؤں۔ کیونکہ آخری دن شاہزادہ خود اُن کے نام بلند آواز سے تمام مخلوقات کے سامنے سنادیگا۔

کرنال چرچ مشن کے بھائی

مسٹران۔ عبدالحمید۔ عیسیٰ داس۔ نفتالی سالومن والفریڈ یہہ سب بھائی انجیل جلیل کے منادہیں۔ مسٹر نفتالی سالومن بہت خالص منادی کرتے ہیں اور بڑے غیر تمند ہیں اور ایک سے ایک اعلیٰ ہے مسٹر نفتالی سالومن اور الفریڈ کتابیں بھی فروخت کرتے رہے۔ سہارنپور سے بھائی جگناتھ اور گنیش۔ کتابیں فروخت کرنے میں حاتم ہیں دونوں بھائیوں نے قریب ۱۲ روپیہ کی کتابیں فروخت کیں۔ بعض جگہ ان دونوں بھائیوں نے ڈھولک کے ساتھ بھجن بھی گائے۔ اور کتابیں بھی خاصی فروخت کیں۔

کارندگان پریسبٹیریل ہوم مشن فیلڈ چونکہ قریب جلسہ پریسبٹیری ہونیوالا ہے۔ ہمارے بزرگ پریسبٹیریل مشنری صاحب حاضر نہیں ہوسکے سو کارندوں کے دل ایسے بشاش نہیں تھے جیسے کہ انکی حاضری میں ہوتے کیونکہ اگرچہ روح القدس اندر تقویت دیتا تھا تو بھی انسانیت کی کمزوری یہہ چاہتی تھی۔ کہ کوئی ظاہری پیشوا بھی پیٹھ پر ہاتھ لگاکر کہتا شاباش بیٹا خوب شیطان سے لڑو۔ اور کوئی پروگرام مضمون منادی بھی تیار نہیں کیا گیا۔

تو بھی کام کا وقت بندھا ہوا تھا صبح ۹ بجے سے شام کو غروب آفتاب تک منادی ہوتی تھی۔ اور دوپہر کو دو گھنٹہ کی رخصت۔

سنڈے اسکول کی تصاویر کا بڑا عمل جو ڈاکٹر صاحب ایم۔ بی کارلیٹن صاحب کی طرف سے پاسبان سنتوکھ ماجرہ کو خاص منادی ہی کیواسطے عنایت ہوا ایک بلند بانس پر آویزان کیا جاتا تھا۔ اور ڈھولک کے ساتھ بھجن اور غزلیں بھی گائے جاتے تھے چونکہ کوئی بادشاہ نہیں چاہتا کہ اُس کی بادشاہت برباد ہوجاوے سو بعض برہمن اور سادھو بہت سختی سے پیش آئے اور کہا جو باتیں سناتن سے چلی آئی ہیں تمہارے بھونکنے سے بند نہ ہونگی وغیرہ

فیلڈ کے ذیل کے کارندگان خدمت میں مستعد تھے خادم جے بیوبل مسٹر ایچ سی رانسر۔ مسٹر جمیس بھون نفشی نانک سنگھ اور وانشیر کارندے۔ بھائی خادم حسین ڈیکن سنتوکھ ماجرہ کلیسیا۔ مسیح داس کاشتکار اور بالیکو کاشتکار اور کتب فروش مسٹر مارک۔

بھائی خادم حسین اور پاسانے بھاری جماعت کے روبرو کوچی ہوئی بھیڑ پر بیان کرتے ہوئے اپنی سرگذشت ایسے بیان کی کہ قدرت حق کا تماشا دکھلائی دیتا تھا میں حیران تھا کہ کس طرح ہوش سے یہہ لوگ اتنی بھیڑ کے روبرو بول رہے تھے۔ فی الحقیقت خداوند نے ان بچوں اور شیرخواروں سے شیطان کی بڑی فوج کے روبرو اپنی کامل تعریف کروائی

بلاشبہ اس میلہ میں کام روح القدس کی مرضی اور ہدایت اور حمایت سے ہوا۔ کیونکہ صبح کو تمام کارندگان بڑی سرگرمی اور محنت سے شاہزادہ عمانوئیل سے اُس کی موعودہ روح القدس کی بھرپوری کے واسطے دعا کرتے تھے اور شام کو فتح یابی کے گیت گاتے اور شکریہ کے دوگانہ ادا کرتے رہے۔ اور سب بھائی بہت ہی میل سے رہے۔ اور کام بہت سرگرمی سے اور خالص ہوا کسی کو دکھ دلانے والی کوئی بات نہیں کہی گئی اور لوگ پکارتے ست بچن ست ہے سچ ہے۔

اگرچہ اتنی بڑی بھاری بھیڑ میں ہم تھوڑے سے آدمی کچھ بھی نہیں تھے۔ تو بھی کامل یقین ہے کہ ہزاروں کو منادی اور کتابوں کے ذریعہ شاہزادہ نرسن کی جو مسیح مصلوب بھی ہے خبر پہنچی ہے۔ اب ہر ایک غیور مسیحی بھائی اور صاحب سے درخواست ہے اس سرگرمی سے اس کام کے واسطے دعا کریں۔ ان تخم بونے والوں کو جو کمزوری کے ساتھ بوئے گئے ہیں دعا کے ذریعہ روح القدس سے سینچیں آمین۔

وزشتونکی نہمانی

یہہ مضمون بھائیوں کی ضرور دلچسپ معلوم ہوگا کیونکہ اسی میلہ سے متعلق ہے

ناظرین مذکورہ بالا مضمون پڑھکر ضرور خیال کریں گے کہ ان بندگان خدا کا خورد ونوش کا کیا انتظام تھا۔ سو جناب ان خادمان انجیل کی اس فکر کا بار بھائی خادم حسین صاحب کے سر پر تھا۔

بھائی خادم حسین صاحب موضع دکہ لالڑا کی نہ شاہ آباد ضلع انبالہ کے رہنے والے ہیں۔ آپ کے نام ہی سے ظاہر ہے کہ آپ اہل اسلام کی قوم سادات سے ہیں۔ بزرگ پادری کے۔ بی سرکار صاحب کی محنت اور دعاؤں سے بھائی صاحب ان کے دست مبارک سے بپتسمہ پاکر غالباً ۱۸۹۹ء کے

اگست میں مشرف بہ بپتسمہ ہوئے تھے۔

قریب ایک برس گذرا تھا کہ آپ وہاں سے موضع سنتو کھ ماجرہ میں بحیثیت کاشتکار آ کر بسے قریب چار سال آپ وہاں رہے اور اپنی تحمل مزاجی اور مسیحی چلن کی گواہی سے کلیسیا کی متفق الرائے سے مشرف بعہدۂ ڈیکن ہوئے۔ آپنے اپنی اس خدمت کو بہت خوبی سے انجام دیا۔ اپنی کاشتکاری معاملات میں چند در چند وجوہات سے آپ وہاں سے چلے گئے تاہم اب تک کلیسیا کے شریک اور اپنے عہدے پر ممتاز ہیں۔ وہاں سے علیحدہ ہونے کے بعد آپ پر اس قدر تکالیف اور مصایب کا پہاڑ گرا کہ جس کے بیان کرتے وقت آپ خود آنسوں کے چشمے بہاتے اور سننے والے کے دل کو چکنا چور کرتے ہیں۔ اور تو بھی اُسکو اپنا فخر جانتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ خداوند کی خاطر یہہ مصایب مجھ پر آئیں اور اُسی نے اُن کے سہنے کی توت مجھ کو عنایت کی۔ اس اثنا میں اُن کے پس ماندگان نے بڑے بڑے زور اُنکو واپس بلانے کیلئے لگائے پر آپ نے وہ طوفان بھی انگشت ایمان سے دور ہٹائے اب بعد بہت تکالیف و مصایب و تنگی کے نوح کی کبوتری کو پنجہ ٹکانے کی جگہ ملی ہے جناب صاحب بہادر برور سابق کپتان پولیس ضلع کرنال نے اس موضع راون ہیڑہ پر جو سرکار کی جانب سے انکو ملا ہے انکو منتظم و مہتمم مقرر کیا ہے سو ابھی چند ماہ ہی گذرے ہیں۔

جب بھائی نے اس میلے کی خبر پائی کہ مشران انجیل جلیل کرنال سے نیز ریسیڈنیل ہوم مشن لودیانہ کے اسٹیشنوں سے آینگے۔ تو بھائی صاحب نے کرنال میں جناب پادری ہمنگ صاحب کو اور جناب بزرگ مشنری کے۔ بی سرکار صاحب کو نامے اس مضمون کے ارسال کئے کہ میں ہر قسم کی بار برداری مشران کی بخوشی اٹھاؤنگا۔ اور بھائی نے انتظام تمبو و شامیانہ بھی کر لیا تھا۔ اور بہت سامان خوراک وغیرہ بھی بہم کر لیا تھا۔ اور چارپائیاں معدود گانوں سے لا کر رکھ چھوڑی تھیں۔ لیکن چونکہ جسقدر بھائی کا خیال تھا اس قدر لوگ نہیں آئے نیز برادران کرنال نے خاص میلہ میں ہی رہنا پسند کیا کیونکہ یہہ گانوں میلہ سے پورا ایک کوس کا فاصلہ ہے سو بھائی نے میلہ ہی میں کرنال والے بھائیوں کے واسطے جگہ کا انتظام کیا۔ اور دودھ و لکڑی برابر پہنچائی۔ اور باقی برادران نیلڈ و سہارنپور کو اپنے مکان پر دو وقت کھانا۔ دو وقت چاء۔ اور تمبا کو خیرہ و پلنگ و بعض کو بستر سے بھی تواضع فرمائی۔ میرے خیال میں بھائی کا کم از کم اس ضیافت میں بیس۲۰ روپیہ خرچ ہوا ہوگا جب بعض بھائیوں نے لینے دینے کی بابت ذکر کیا تو بھائی نے رنجیدگی کا غصہ دکھلایا کہ میرے ایسے نصیب کہاں کہ اتنے مقدسوں کے قدم میرے گھر پر آویں۔ اور صبح شام اتنے لوگ میرے گھر پر دعا کریں۔ بھائی ہر روز یہہ کہتا رہا بھائیو دل کھولکر منادی کرو۔ منادی میں کسرمت رکھو جب کتاب میں لکھا ہے گلا پھاڑ کر چلاؤ۔ ناظرین یہہ نمونہ قابل تقلید ہے اور مناسب ہے کہ اس بھائی کی مدد دعاؤں کے ذریعہ کیجاوے۔ تاکہ اُس کی ہمت اور بھی زیادہ ہو۔ اگرچہ بھائی ناخواندہ تھا تاہم کوشش کر کے چند روز میں اردو پڑھنا سیکھا ہے اور اب بائبل کو بہت شوق سے پڑھتا ہے اور اپنی لیاقت کے مطابق یہاں دینی کام شروع کیا ہے۔ ایک گوجر کو اتنی تعلیم دی ہے کہ وہ بہت باتیں کلام الہی کی جانتا اور کہتا ہے کہ سچا خدا تمہارا ہی ہے۔ ایک رات ہم نے دو بجے تک تصویروں کے ذریعہ کام کیا خاتمہ پر ایک آدمی ایک روپیہ نکالکر نذر کرنے لگا کہ اس کو قبول کرو۔ ہمنے شکر گذاری کے ساتھہ بمشکل واپس کیا۔ ناظرین۔ میلہ کے کام کے اور اس بھائی کے واسطے دعا کریں کہ میلہ کا کام پھلدار ہو۔ اور اس بھائی کے ذریعہ یہاں بہت جلال خداوند کا ہو۔ اور خداوند اس کو روحانی و جسمانی نعمتوں سے مالا مال کرے۔

راقم ــــــــــــــــــــ

نیاز مند جے مینویل۔ از سنتوکھ ماجرہ مورخہ ۲۱ اکتوبر

ایماندار اور شریر بے دین کی موت میں بڑا فرق ہے

(سلسلہ کیلئے دیکھو نور افشان ۱۱ اکتوبر صفحہ ۸ کا پہلا کالم)

اگرچہ دیندار اور شریروں پر ایک ہی حادثہ گذرتا ہے تو بھی اُن کے نتیجوں میں فرق ہوتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ موت کا دکھ اس زندگی کا خاتمہ نہیں ہوتا اور نہ حواس خمسہ کا معدوم ہوجانا اسکی زندگی کا آخر ہے سروست کی زندگی کا نتیجہ اُسکی دوسری حالت پر موقوف ہے بلکہ آنے والے محاسبہ پر اور اس جزا یا سزا پر جسکی کہ اب ضمیر قایل ہو کر انتظار کھینچتی ہے مگر ہے لیکن جب ایماندار ان خوفوں سے بری ہو جاتا ہے تب موت اُسکو ایک دوسرے ہی طور کا منظر بن جاتی ہے۔ ایسے حال میں ایماندار کو اس آیندہ لا بیان کی بے حد خوشی کی امید اور ایک مبارک حصہ کا وعدہ جس وعدے میں اس کی اس زندگی کی امید بن چھپی ہوئی تھیں اس کے پانے کی غرض سے موت کے پار جانے کا بخوشی تمام شایق ہوجاتا ہے۔ روح کی بقا کی نسبت جس اعتبار سے

ہم روح کو غیر فانی مانتے ہیں وہ کلام خدا ہے۔ کلام اللہ میں روح کی نسبت یہہ تعلیم ہے کہ روح جسم سے علیحدہ ہے اور وہ اس زخم کاری کے باعث جیسے کہ جسم قبر کے قابل ہو جاتا ہے ہلاک نہیں ہو جاتا ہے بلکہ اس جدائی کے بعد ایک دوسری ہی حالت اور ہستی میں ہو جاتا ہے۔ شریر کی روح عذاب میں اور دیندار کی روح عالم بقا میں داخل ہوتی اور باقی رہتی ہے۔ جیسا کہ ظاہر ہے کہ میں انہیں ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہوں وے کبھی ہلاک نہ ہونگے اور کوئی اُنہیں میرے ہاتھ سے چھین نہ لیگا۔ یوحنا ۱۰/۲۸ اور پھر کہ میرے باپ کے گھر میں بہت مکان ہیں نہیں تو میں تمہیں کہتا میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں یوحنا ۱۴/۲ تاکہ جہاں میں ہوں وہاں تم بھی ہو اور یہہ شریر جلتے ہوئے تنور میں ڈال دیئے جائینگے وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا لیکن راستباز اپنے باپ کی بادشاہت میں آفتاب کی مانند نورانی ہوں گے متی ۱۳/۴۲، ۴۳ پس روح کی بقا کے لئے یہہ دلیلیں ہیں جنکو عقل مان لیتی ہے اور ایماندار کی آیندہ خوشی اور امید کا سبب ہو سکتی ہے لیکن جب ایماندار کی روحوں کی بقا کے نسبت ہم کہتے ہیں تب ہم صرف اُسے اتنا ہی مطلب نہیں لیتے کہ وہ باہوش رہتی ہیں پر یہہ کہ وہ ایک کمال خوشی اور شادمانی کی حالت میں رہتی ہیں چونکہ وہ موت کے اس پار تک ناکامل رہتی ہیں اس لئے ان میں اُسی وقت یعنی جسم سے جدا ہوتے ہی ایک ایسی آزادانہ تبدیلی واقع ہو جاتی ہے جس سے وہ اسی وقت اپنی جلال والی حالت میں جانے کے قابل بن جاتی ہیں جس کے ثبوت میں یوں ذکر ہوا ہے کہ تم صیحون کے پہاڑ اور زندہ خدا کے شہر میں جو آسمانی یروشلم ہے۔ اور لاکھوں فرشتوں کے پاس بلکہ اُن کی تمام جماعت کے بیچ اور پہلوٹھوں کے کلیسیا میں جن کے نام آسمان پر لکھے ہیں اور خدا کے پاس جو سب کا حاکم ہے اور کامل کئے ہوئے راستبازوں کی روحوں کے پاس وغیرہ آئے ہو عبرانی ۱۲/۲۲، ۲۳ پھر رسول فرماتا ہے کہ کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارا بدن روح القدس کی ہیکل ہے اس کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایمانداروں کے جسم روح القدس کی ہیکل ہیں تو جب کہ وہ ایک حال میں اُس کے جنس اور مال ہو چکے ہیں۔ اور اُس کے لئے مخصوص اور مقدس بھی کئے گئے ہیں تو دوسرے حال میں بھی اسی کے ہیں بلکہ اس کا انپر دعوے بھی ہے کیونکہ اُس نے انہیں اپنا خون دیکر اپنے لئے چھڑایا اور مول لیا ہے اس کے سوائے وہ اس کے روحانی جسم یعنے کلیسیا کے جو ایمانداروں سے بنی ہے ایک عضو ہیں اس لئے وہ ایک ایسے حالت میں جنہیں کہ وہ بھول سے فراموش کر دیا جاوے اُس کی حفاظت اور اُسکی یاد میں رہتے ہیں پس نتیجہ یہہ ہی ہوا کہ ایمانداران کے جسم کے لئے قبر جو ہے صرف آرام کی جگہ اور مبارک حالت ہے کیونکہ اپنی محنتوں سے آرام کرتے رہتے ہیں لکھا ہے کہ وہی مردے جو خداوند میں مرتے ہیں اب سے مبارک ہیں روح کہتی ہے ہاں وہ اپنی محنتوں سے آرام پاتے ہیں مجیز مکاشفات ۱۴/۱۳ لیکن شریر کی عاقبت نیک نہ ہوگی یہاں ہم اتنے ہی پر کفایت کر کے آگے قیامت کی بابت دیکھینگے قیامت یا جسم کے جی اُٹھنے کی حقیقت صرف کلام اللہ کی صداقت ہے اور یہہ ایک ایسی گہری اور لاحل سچائی ہے کہ جس کے معلوم کرنے میں عقل انسانی عاجز ہے اور یہہ ہی سبب تھا کہ اکثر لوگ ہر زمانے میں اپنی کوتاہ عقل اور ناسمجھی کے باعث اس مبارک مسئلے کے منکر بھی ہوتے چلے آئے ہیں اور اب بھی جو اُس کا انکار کرتے موجود ہیں اور کیوں ایسا کرتے ہیں اس لئے کہ وہ اپنی عقل ہی کے زور پر سمجھنا چاہتے اور دھوکا کھا کر انکار کر بیٹھتے ہیں یونانی جو کہ علم و ہنر میں بہت بڑھے ہوئے تھے پر اس علم پر بھی جب رسول پولس نے اس کا ذکر کیا تب یہہ حقیقت ان کے سمجھ میں مطلق نہ آئی ۔

باقی آیندہ

راقم

نجیب اللہ از انبالہ

حضور ویسرائے نے مسٹر رک سی۔ ایس آئی کمشنر پنجاب کو صوبہ پنجاب کی طرف سے ایڈیشنل ممبرانپیریل لیجس لیٹو کونسل کا مقرر کیا ہے۔ اور صوبۂ بمبئی سے مسٹر ڈریو کمشنر کو نامزد کیا ہے۔ مدراس کی جانب سے غیر سرکاری ممبران مدراس کونسل ایک قایمقام ۲۱ ماہحال کو منتخب کرینگے اور گمان غالب ہے کہ نواب سید محمد صاحب پھر منتخب ہونگے ۔

---

۱۰ نومبر کی شب کو عیسیٰ پور ریلوے سٹیشن پر تین گاڑیوں کا تصادم ہوا۔ ایک سپیشل فوجی ٹرین جس میں دوم لانسرز کے گھوڑے اور چند دیسی افسر اور عہدیدار تھے ایک مال گاڑی سے ٹکرا گئی۔ اور پھر ایک مال گاڑی لاین پر بکھرے ہوئے ملبہ سے الجھ کر الٹ گئی۔ رسالہ کا ایک سوار زخمی ہوا ایک گھوڑا ہلاک اور ایک مجروح ہوا ۔

ملک محمد حیات خان ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ملتان ریاست ممدوٹ کے مینجر مقرر ہوئے ہیں ۔

اشتہارات

مخزن مسیحی

یہہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو ہِن اردو اور انگریزی زبانون مین مسیحی کارندون کی خاطر شایع ہوتا ہے۔ اِس کا مدعا ہے۔ کہ بڑے بڑے مبشران انجیل اور کلیسیائی کارندون کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ مسیحی کارندون کی عملی استعانت کرے نیز مختلف مشن سٹیشنون کی کلیسیائی خبرین اِس میں خصوصًا درج ہوتی ہیں سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور کے کامون کے متعلق ہر قسم کی توجہ دیجاتی ہے ✦

شرح چندہ کی حسب ذیل ہے

عوام سے	ع	سالانہ
اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو	عہ	"
" پچیس " "	عہ	"
" پندرہ " "	۱۲ر	"
ادنے ترین نرخ	۱۰ر	"

نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہے ✦

جملہ درخواستین ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئیں

المشتہر

ایڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد

پرسبیٹیرین بیواؤن و یتامے کا فنڈ

یہہ فنڈ ۱۸۹۳ء میں قایم ہوا ہے۔ تین سو سے زیادہ اشخاص اِس میں شریک ہو چکے ہیں ساڑھ سال کے عرصہ میں اِس فنڈ کی طرف سے ۶۵ بیوگان اور خاندانون کو ۵۶ ہزار روپیہ سے زیادہ پنشن دی گئی ہے۔ یہہ رقم اُس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے اِس وقت اِس فنڈ میں بیالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے اِس فنڈ کا نرخ کمی اور اِس قسم کے فنڈون سے بہت ارزان ہے۔ ہند کا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اِس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے مردون کو پیرانہ سالی میں اور مستورات کو بیوہ کی حالت میں اور بچوں کو یتامی میں اِس فنڈ سے پنشن ملتی ہے۔ صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپکٹس روانہ کیا جاتا ہے ✦

المشتہر

پادری والٹر جے کلارک صاحب
ایم۔ اے مینجنگ ڈائرکٹر نولکھا
لاہور

دی مشنری

یہہ ایک ماہواری مشنری جرنل ہے قیمت سالانہ معہ محصولڈاک موازی چھ آنے نمونہ کی کاپی مفت روانہ ہوتی ہے ✦

المشتہر

یو۔ کے۔ ماجھی۔ گوپال گنج۔
فرید پور

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ ع
" " معہ محصولڈاک " عہ " ۱۱ر
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجا ئیگی ✦

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ع	عہ	ے
چوتھائی کالم	عہ	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	عہ
پورا کالم	عہ	عہ	عہ
پورا صفحہ	عہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر ما بعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ✦

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریرون کے آپ ذمہ دار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول عہ
" " " " " معہ محصول عہ
" آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

پادری ایچ گولک ناتھ صاحب بی اے اڈیٹر و مینجر نورافشان کیلئے لودیانہ مشن سٹیم پریس میں زیر اہتمام دانیلی برادر کے چھپا